حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

○ **نام کتاب: قرآنِ حکیم ایک طالبِ ہدایت کی نظر میں مصنّف: پروفیسر محمد اقبال جاوید قیمت: ۱۰۰ روپے**

ملنے کا پتہ: بابِ حرم حج عمرہ سروسز، ۴۶-سی، جناح سٹیڈیم کچہری روڈ گوجرانوالہ۔ فون: 055-3840005

جناب پروفیسر محمد اقبال جاوید اپنے موقر علمی و ادبی مضامین و تصنیفات کی وجہ سے معروف ہیں۔ بطلِ احرار حضرت آغا شورش کاشمیری کے اخلاص و کردار، جہد و عمل، بے باکی و حق پژوہی اور اسلوبِ نگارش سے اُنھیں والہانہ وابستگی ہے جس کا اثر اُن کی نوشتہ تحریروں میں بھی جھلکتا ہے۔

زیرِ نظر کتابچہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب قرآن مجید کے متعلق جنابِ مصنف کے تاثرات کا مجموعہ ہے جن کو انتہائی خوبصورت لب و لہجے میں چھوٹے چھوٹے جملوں کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے

> ''قرآنِ کریم ایک روشن دلیل ہے جسے کسی وکیل کی ضرورت نہیں۔ اسے تسلیم نہ کرنا ثبوت ہے اس امر کا کہ ناظر کی نظر ناقص ہے۔
>
> قرآنِ کریم وہ دیوار ہے، جس کے سائے میں ہر آبلہ پا ستا سکتا اور جس کے ساتھ ہر دُکھتی ہوئی کمر ٹیک لگا سکتی ہے۔
>
> قرآنِ کریم کی تلاوت، صاحبِ قرآن ﷺ سے تعلقِ خاطر کے بغیر دلوں کا نور نہیں بنتی۔
>
> قرآنِ کریم صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا تذکرہ محبت بھری شان کے ساتھ کرتا ہے، ہم اللہ کی رضا جوئی کے لیے ترس ترس رہے ہیں جبکہ صحابہ کے لیے خود محبوب اپنی چاہت وقف کیے ہوئے ہے۔''

سچے اور صاحبِ ایمان دل سے نکلنے والے ایسے بہت سے دل پر اثر کرنے والے تاثرات سے مزین ۸۸ صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ ظاہری طور پر بھی دیدہ زیب طباعتی خوبیوں سے آراستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔

○ **نام کتاب: بیسویں صدی کے قرآن نمبر (۱۹۳۳ء تا ۲۰۰۰ء) تحقیق و تعارف: پروفیسر محمد اقبال جاوید**

ضخامت: ۳۸۰ صفحات قیمت: ۴۰۰ روپے ملنے کا پتہ: بابِ حرم حج عمرہ سروسز، ۴۶-سی، جناح سٹیڈیم کچہری روڈ گوجرانوالہ

قرآن پاک، اللہ کریم جل جلالہ کے اپنی مخلوق سے پُر حکمت و جلال خطاب کا آخری نسخہ ہے۔ خاتم المعصومین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی اس باعظمت و تمجید کتاب کو اللہ تعالیٰ نے سرمدی طور پر فلاح و فوز کی ہدایت کا اکلوتا نسخہ بنایا ہے۔ اب تا قیامت نجات پانے کا کوئی ذریعہ اس کے سوا نہیں ہے۔

اردو رسائل و جرائد کی تاریخ میں ایک خوبصورت یاد، وہ خاص شمارے ہیں جن میں قرآن مجید کو مرکز بنا کر شعر و

نثر میں رنگ ہارنگ پیرائے اختیار کر کے گفتگو کی گئی ہے۔ ۷۳ برس پر مشتمل اس طویل عرصے میں اردو زبان کے سبھی نامور لکھنے والوں کی کاوشوں کا حصہ ہے۔ ان قرآن نمبروں میں علوم و معارف کے عالی شان خزانے یکجا ہوئے لیکن اپنے اپنے دورانیے کے بعد ناظرین کی حدِ نگاہ سے اوجھل ہو گئے۔ فاضل محقق کا یہ وقیع علمی و تحقیقی کارنامہ انھی عظیم المرتبت معارف و عوارف کی بازیابی اور بازنمائی ہے۔

فاضل محقق اس موضوع پر اس سے پہلے بھی دادِ تحقیق دے چکے ہیں۔ لیکن اس بار اُن کا کام پہلے سے زیادہ محیط و جامع اور مرتب و مدون شکل میں ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں ۱۰۱ خصوصی شماروں کا تذکرہ کرتے ہوئے اُن میں سے قابلِ ذکر اشاعتوں کا تعارفی اور تاثراتی جائزہ لیا گیا ہے۔ نیز ان شماروں میں سے بڑی تعداد میں (۳۹۰) اہم نثری و شعری اقتباسات بھی شاملِ کتاب کیے گئے ہیں۔ لاریب اتنا بڑا علمی و تحقیقی کارنامہ سرانجام دینا قرآن کریم اور اس کے مہبطِ انور، حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے بغیر ممکن نہ تھا۔ فاضل محقق لائقِ رشک ہیں، اللہ تعالیٰ اجرِ جزیل عطا فرمائیں۔

عمدہ کاغذ مضبوط جلد بندی اور روشن کتابت سے آراستہ اس کتاب کو شائع بھی صاحبِ کتاب نے خود کیا ہے۔ محبانِ قرآن، اردو کی دینی صحافت کی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں اور علوم و معارف دینیہ کے طالبعلموں کے لیے یہ کتاب انتہائی قیمتی سرمایہ ہو گی۔

○ **نام کتاب: ماہنامہ ''الحق'' وفیات نمبر (مولانا محمد ابراہیم فانی نمبر)　　مدیر مسئول: مولانا سمیع الحق**

ضخامت: ۳۰۰ صفحات　　قیمت: درج نہیں　　ناشر: دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، ضلع نوشہرہ (خیبر پختونخوا)

ماہنامہ ''الحق'' کا شمار پاکستان کے موقر جرائد میں ہوتا ہے۔ وطن عزیز کی عہد ساز درس گاہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا ترجمان دینی صحافت میں ایک روشن تاریخ اور زریں روایات کا حامل مجلّہ ہے۔ گرامی قدر مولانا سمیع الحق مدظلہ کی نگرانی اور مولانا راشد الحق سمیع کی ادارت میں نکلنے والے اس مجلّے کو معاصر دینی رسالوں میں اہم مقام حاصل ہے۔

زیرِ نظر شمارہ دو فقید المثال ہستیوں (مولانا محمد ابراہیم فانی اور مولانا رحیم اللہ باچا صاحب رحمہما اللہ) کی یادوں یادگاروں کے دلنشیں تذکروں پر مشتمل خاص نمبر ہے۔ مولانا محمد ابراہیم فانی مرحوم و مغفور دارالعلوم میں استاذ الحدیث کے منصبِ عالی پر فائز تھے لیکن دینی مجلسوں کے قارئین کے لیے اُن کے تعارف اُن کی شاعری کی وجہ سے تھا۔ مولانا اپنے شعری مزاج میں بدیہہ گوئی اور راست فکری کے حوالوں سے ممتاز تھے۔ اسی طرح پیرِ طریقت مولانا رحیم اللہ باچا صاحب میدان سلوک و عرفان کے معروف شاہسوار تھے۔ اس گئے گزرے زمانے میں بھی ایسی روشن سیرت ہستیوں کا تذکرہ پڑھ کر امتِ مسلمہ کی زرخیزی پر ایمان بڑھ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِن بزرگوں کے فیوض و برکات کو ہمیشہ جاری رکھیں (**مبصر: صبیح ہمدانی**)